اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲/۱ ۲ ر

۳ر جمادی الاوّل ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۷ | ۲۰ صلح ۱۳۳۲ ہش ۲۰ر جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ر جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت اچھی ہے۔ لیکن پاؤں میں ابھی درد باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۱۹ر جنوری مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمدللہ۔

لاہور ۱۹ر جنوری پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے آج لاہور سے کراچی روانہ ہوگئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن شریف میں ہے...... ورفع بعضھم درجات اس جگہ صاحب درجات رفیعہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ جن کو ظلی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالات الوہیت کے اظلال و آثار ہیں بخشے گئے۔ اور وہ خلافت حقہ جس کے وجود کامل کے تحقق کے لئے سلسلہ بنی آدم کا قیام بلکہ ایجاد کل کائنات کا ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود سے اپنے مرتبہ اتم و اکمل میں ظہور پذیر ہوکر آئینہ خدا نما ہوئی۔ (براہین احمدیہ)

حکومت مصر نے صوبائی خودمختاری کا طریقہ رائج کرنیکا فیصلہ کر دیا

نئے منصوبہ کے تحت سترہ صوبے بنائے جائیں گے ہر صوبہ کا علیحدہ علیحدہ گورنر اور علیحدہ منتخبہ کونسل ہوگی

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے ملکی نظم و نسق کی مرکزیت کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئے منصوبہ کے تحت صوبائی خودمختاری کا قدیم طریقہ رائج کیا جائے گا۔ ملک کو سترہ صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ہر صوبہ کے لئے ایک ایک گورنر اور اس کی مدد کے لئے ایک ایک منتخبہ کونسل ہوگی۔ ہر صوبہ کا بجٹ بھی علیحدہ ہوگا صوبائی افسر صوبے کے باشندوں میں سے ہی مقرر کئے جائیں گے —— ادھر مصر میں ناپسندیدہ غیر ملکیوں خصوصاً کمیونسٹوں کے داخلہ کو روکنے کے لئے حفاظتی پابندیاں اور سخت کر دی گئی ہیں۔ غیر ملکیوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی آمد کے اڑتالیس گھنٹہ تک اپنا نام حکومت کے افسروں کے پاس رجسٹرڈ کرا دیں۔ قاہرہ، سکندریہ اور کئی شہروں میں ان لوگوں کی مزید گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ جن پر سازش میں شریک ہونے کا شبہ ہے۔ گرفتار شدگان میں کئی کمیونسٹ بھی شامل ہیں۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دنوں میں حکومت مصر کے خلاف سازش میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان پر عنقریب فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا

آج قاہرہ کے فوجی گورنر نے سات ہفتہ وار اخبارات کے لائسنس غیر معین عرصہ کے لئے منسوخ کر دیئے ہیں۔ ایک ہفتہ وار اخبار کے لائسنس کی منسوخی کی وجہ بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس میں اس قسم کے مضامین شائع ہوئے تھے۔ جن کی وجہ سے عوام کے حوصلوں پر بُرا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔

ایرانی مجلس نے ڈاکٹر مصدق کو مزید ایک سال کیلئے خاص اختیارات دینے کے بل پر بحث کرنے کا فیصلہ کر لیا

تہران ۱۹ جنوری ایرانی مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کو مزید ایک سال کے لئے خاص اختیارات دینے کی سرکاری تجویز پر غور کیا جائے۔ آج صبح مجلس کا خاص کھلا اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ ایرانی مجلس کے سپیکر سید آیت اللہ کاشانی کا پیغام موصول ہونے پر ہوا۔ اپنے پیغام میں سپیکر نے کہا تھا کہ اصولی طور پر میں اب بھی ڈاکٹر مصدق کو مزید ایک سال کے لئے اختیارات دینے کے مخالف ہوں کیونکہ یہ اختیارات آئین کے خلاف ہیں۔ لیکن میں یہ معاملہ مجلس پر چھوڑتا ہوں کہ وہ سرکاری بل پر بحث کرے یا نہ کرے۔ مجلس کی صدارتی کمیٹی نے جواب دیا کہ اس مسئلہ کے آئینی یا غیر آئینی ہونے کا فیصلہ کرنا مجلس کا کام ہے۔ آپ کے اختیار میں یہ بات نہیں اس جواب سے یہ مطلب لیا جا رہا ہے آج رات مجلس یہ فیصلہ کر دے گی کہ ڈاکٹر مصدق کو مزید ایک سال کے لئے خاص اختیارات دیدیئے جائیں۔ اس سے پہلے ڈاکٹر مصدق کے حامیوں نے یہ دعوےٰ کیا تھا کہ سپیکر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس بل کو روک دے انہوں نے کہا کہ قاعدے کے مطابق پر اس پر رائے شماری ہونی چاہیئے اجلاس شروع ہونے سے قبل ایوان کے باہر ڈاکٹر مصدق کے حامیوں نے زبردست مظاہرہ کیا

پرجا پریشد اور حکومت کے کارکنوں کی کانفرنس طلب کی جائے

ہندو مہا سبھا کے صدر کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۹ جنوری آل انڈیا ہندو سبھا کے صدر مسٹر ایم سی چیٹرجی نے کہا ہے کہ شیخ عبداللہ کو جموں میں پرجا پریشد اور حکومت کے کارکنوں کی ایک کانفرنس طلب کرنی چاہیئے۔

ادھر مقبوضہ کشمیر میں پرجا پریشد کی ست کارکنات نے اودھم پور میں بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔ جموں میں پولیس نے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے مقبوضہ کشمیر کے دیگر شہروں سے بھی جلوس نکلنے اور لوگوں کی دھڑا دھڑ گرفتاریوں کی خبر آئی ہے۔

اکالی دل علیحدہ پنجابی صوبہ بنانے کی مہم تیز کر دے گا

سکھوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کا بیان

نئی دہلی ۱۹ر جنوری۔ ہندوستان میں اکالی دل کے صدر نے کہا کہ اکالی دل علیحدہ پنجابی صوبہ بنانے کی مہم فوراً تیز کر دے گا۔ وہ حیدرآباد میں منعقدہ انڈین نیشنل کانگرس کی مجلس مضامین کی قرارداد پر جو زبان کی بناء پر ہندوستان کے علیحدہ صوبے بنانے کے متعلق ہے تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اکالیوں کو کسی کی سرپرستی کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں سکھ پنتھ کی طاقت پر بھروسہ ہے وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ادھر ہندوستان کے وزیر داخلہ کیلاش ناتھ کاٹجو نے کہا ہے۔ کہ سکھستان کا مطالبہ بے معنی ہے۔ کیونکہ سکھ صرف صوبہ پنجاب میں نہیں بلکہ تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔

مختصرات

★ سائیگاؤں ۱۹ر جنوری۔ ہند چینی کی ویٹ منہ فوجوں نے وسطی انام میں سائیگاؤں سے ڈھائی سو میل شمال مشرق میں فرانسیسی فوجوں پر زبردست حملہ کر دیا ہے۔ ویٹ منہ فوجیں بھاری اسلحہ استعمال کر رہی ہیں۔

★ واشنگٹن ۱۹ جنوری کل واشنگٹن میں جنرل آئزن ہاور کی صدر نشینی کی تقریب ہوگی۔ آئزن ہاور کل رات ایک خاص ٹرین میں نیو یارک سے واشنگٹن پہنچے ہیں۔

★ انگورہ ۱۹ر جنوری۔ ترکی کے وزیر خارجہ یوگوسلاویہ کی دعوت پر ریل میں استنبول سے بلغراد روانہ ہوگئے ہیں۔

★ لاہور ۱۹ر جنوری بلوچستان میں گورنر جنرل کے نامزد ایجنٹ مسٹر قربان علی خان آج لاہور سے کراچی روانہ ہوگئے۔

★ خیرپور ۱۹ جنوری۔ ریاست خیرپور کے حکام نے خیرپور سے کراچی تک اعلےٰ درجہ کی بس سروس چلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

عراق کے انتخابات

بغداد ۱۹ر جنوری۔ عراق کے عام انتخابات میں صرف آٹھ نشستوں کا نتیجہ نکلنا باقی ہے سابق وزیر اعظم نوری السعید کو ایوان زیریں کی ایک سو چھتیس نشستوں میں سے نوے حاصل ہوئی ہیں۔ پاپولر فرنٹ پارٹی کو گیارہ اور امہ پارٹی کو پانچ نشستیں حاصل ہوئی ہیں باقی بائیس نشستوں پر آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ بغداد میں بدھ کو دوبارہ انتخاب ہوگا۔ کیونکہ وہاں کسی بھی امیدوار کو اتنے ووٹ نہیں ملے۔ جتنے کہ انتخاب جیتنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ذکر حبیبؑ سے متعلق بعض روایات کی تصحیح

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا ایک مکتوب گرامی

(از پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

خاکسار نے قادیان سے واپسی پر پچھلے دنوں الفضل کی چند اشاعتوں میں "نامہ نگار خصوصی" کے نام سے جلسہ سالانہ قادیان کے مختلف کوائف شائع کرائے تھے ان میں ذکر حبیبؑ کی ایک محفل کا بھی ذکر تھا۔ جو ۲۹ دسمبر کو نماز فجر کے بعد مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوئی تھی اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حاضر الوقت صحابہ کرام نے تین تین منٹ میں حضورؑ سے ملاقات یا حضورؑ کی سیرۃ سے متعلق ایک ایک واقعہ بیان فرمایا تھا۔ اس صحبت میں بیان کردہ روایات کو خاکسار نے اپنے الفاظ میں الفضل کی ایک اشاعت میں پیش کیا تھا۔ بیان کردہ امور کی تصحیح کیلئے خاکسار کے نام حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا ایک مکتوب گرامی مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۳ء موصول ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ مناسب الفاظ میں میں اپنی طرف سے ان کی تصحیح کر دوں۔ مگر خاکسار یہی مناسب سمجھتا ہے کہ آپ ہی کے الفاظ میں ان امور کی تصحیح کر دی جائے کہ ان سے بہتر الفاظ میرے پاس نہیں۔ اس لئے حضرت محترم کا اصل خط ہی درج ذیل کیا جاتا ہے:

عزیزم مکرم کان اللہ لکم معکم فی عونکم

ابتداً آمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الفضل کی چند اشاعتوں میں غالباً آپ ہی کے لکھے ہوئے بعض مضامین مختلف عنوانوں سے شائع ہوئے ہیں جن کے ساتھ راقم کی جگہ "نامہ نگار خصوصی" درج ہے۔ مضامین فی ذاتہ نہایت دلچسپ انداز سے محبت بھرے جذبات سے لبریز اور پر از معلومات ہیں۔ آپ نے حسن محبت کے انداز اور حسن ظن سے وہ حالات درج فرمائے قادیان کے درویش آپ کے شکر گذار اور دعاگو ہیں۔ مضامین شوق سے پڑھے اور سنے جا رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ آمین

اس کے بعد میں آپ کی توجہ بعض امور کی تصحیح کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بعض اصولی تاریخی اغلاط جلدی کی وجہ سے یا سہو قلم کے باعث ان میں راہ پا گئی ہیں۔ امید ہے آپ ان کی اصلاح کسی مناسب طریق سے کرا دیں گے۔

صحابہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتماع مسجد اقصےٰ کی تقریروں کی ذیل میں دو امور قابل اصلاح ہیں۔

(الف) مکرم مولوی اللہ دین صاحب کی روایت میں بجائے ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی احمد دین نام لکھا گیا ہے۔

(ب) عبدالرحمٰن قادیانی کی روایت میں یہ غلطی درج ہو گئی ہے کہ سیدنا حضرت اقدسؑ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ:۔

"حضورؑ اس وقت سرخی کے چھینٹوں والے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے"

جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں یعنی ۱۸۹۵ء میں وہ حجرہ غسلخانہ تھا۔ بیٹھنے کی جگہ ہرگز نہ تھی مرے نے یہ بیان کیا تھا کہ مسجد مبارک کے نیچے سے اذان کی آواز سن کر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب مسجد میں تشریف لے گئے۔ جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام غالباً اذان سے بھی پہلے آ چکے تھے۔ یا اذان ہوتے ہی تشریف لے آئے تھے مجھے وضو کرنے کو غسل خانہ (سرخی کے چھینٹوں والا حجرہ) بتایا گیا۔ جہاں میں نے وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا تو حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ "حضور وہ یہ نوجوان ہے"

میری اصلی غرض اس روایت کے بیان کرنے میں یہ تھی کہ نوجوان حضورؑ کی کتابوں کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہوں جن میں یقیناً نور ہدایت کے خزانے بھرے ہیں۔ حضورؑ کی تمام کتابیں روح القدس کی تائید سے لکھی گئی ہیں اور روحانی خزانوں کے ان میں بے بہا اور انمول موتی بھرے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس کو خود بھی اس بات کا یقین تھا کہ کوئی صاف دل اور سعید فطرت ان کے مطالعہ کے بعد نور ہدایت اور صداقت کی شناخت سے محروم نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ اکابر صحابہ یعنی سیدنا حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی سفارشات بے اثر رہیں اور حضورؑ نے مقامی احتراز کے فتنہ کے خطرہ کے اظہار کے بعد دونوں سفارشات پر خاموشی ہی اختیار فرمائے رکھی۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے مجھے حضورؑ کی دو کتابوں کی شناخت پیش کرنے کی جرأت عطا فرمائی تو حضور پر نور نے فوراً قبول فرمایا۔ فالحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ میرے آقا کے نامدار کی کتابوں میں سچ مچ نور ہدایت بھرا ہے۔ کاش کوئی حق کا متلاشی اور صداقت کا پیاسا ان روحانی خزانوں کو پانے کی صدق و صفا سے کوشش اور خواہش کرے۔

میں نے جو کچھ بیان کیا تھا اس کی غرض و غایت یہی تھی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے نوجوان بھی بچے اور بوڑھے بھی اور جماعت کی مستورات بھی روحانی غذا کے حصول کی طرف متوجہ ہوں۔ ورنہ روایات کی میرے دل و دماغ میں کمی نہ تھی۔ میری ذات سے متعلق بھی بہت ہیں۔ اور جماعت سے متعلق بھی بے شمار و بے حساب۔ مگر اس قلیل وقت میں میں نے صرف اس ایک روایت پر حصر کیا جیسا کہ ارشاد تھا کہ ایک روایت بیان کی جائے سو میں نے سوچ بچار کے بعد اس عقیدہ نشین روایت کے بیان کو ضروری سمجھ کر بیان کیا تھا۔ اب اس سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کرنا آپ کے ذمہ ہے

مقام غور ہے کہ وہ عظیم الشان شخصیتیں میری سفارش کرتی ہیں۔ مگر حضورؑ ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

"مولوی صاحب یہ تو ابھی بچہ ہے یہاں کے لوگ مبادا کوئی فتنہ کھڑا کر دیں"

مگر جب اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دیتا ہے کہ حضورؑ کی کتابوں کے پڑھنے کا واقعہ پیش کروں تو فوراً قبول کیا جاتا ہوں۔ ذالک فضل اللہ۔ فالحمد للہ

(ج) آپ نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ دس ہزار غیر مسلموں نے مقامات مقدسہ کی زیارت کی اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اکتالیس ہزار چار سو پینسٹھ ۴۱۴۶۵ نفوس کی تعداد ہمارے رجسٹر زائرین مقامات مقدسہ میں درج ہے۔

(د) قادیان میں درویشی آبادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱۳ سے بڑھ کر ۲۸۲ کی تعداد پر پہنچ چکی ہے الحمد للہ۔ والسلام عبدالرحمٰن قادیانی"

جس واقعہ کی طرف حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے جزو ب میں اشارہ فرمایا ہے وہ درج ذیل ہے۔ آپ ۱۸۹۵ء میں جب کہ آپ کم عمر ہی تھے قادیان میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ نے حضورؑ سے ان کی آمد کا ذکر کیا۔ جب حضرت بھائی صاحب حضور کی خدمت میں پہنچے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور وہ یہ نوجوان ہے۔ حضورؑ نے ایک نگاہ ان پر ڈالی اور فرمایا "مولوی صاحب یہ تو ابھی بچہ ہے۔ یہاں کے لوگ مبادا کوئی فتنہ کھڑا کر دیں"۔ حضرت بھائی صاحب کو یہ خیال پیدا ہوا کہ رد ہو گئے تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضور یہ بڑا ہوشیار بچہ ہے نماز سیکھ کے آیا ہے۔ حضور پھر بھی خاموش رہے۔ حضرت بھائی صاحب نے عرض کیا۔ حضور میں نے حضور کی دو کتب بھی پڑھی ہیں۔ حضورؑ نے پھر نظر اٹھائی فرمایا کونسی کونسی۔ عرض کی "انوار الاسلام" اور "نشان آسمانی" اس پر انہیں قبول فرما لیا گیا:

احمدی نوجوانوں سے خطاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو سینما دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سینما میں جو فلمیں دکھلائی جاتی ہیں وہ مخرب اخلاق ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ جس کو سینما کی چاٹ لگ جائے وہ بدقسمت پھر اس کو دیکھتا ہے۔ اپنا روپیہ جو اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے سینما کی نذر کرتا ہے۔ اپنے آرام کو قربان کرتا ہے اور اپنے قیمتی اوقات کو جو حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی میں خرچ کر سکتا ہے سینما کی بھینٹ چڑھاتا ہے۔

اے احمدی نوجوان تیرا یہ سلک نہیں ہونا چاہیئے۔ جس جماعت سے تو تعلق رکھتا ہے اس کے سامنے اشاعت اسلام کا عظیم الشان مسلک ہے تیری تمام تر توجہ قابلیت کا بلند ترین معیار قائم کرنے کی طرف ہونی چاہیئے۔ تیرے اوقات اس سے زیادہ قیمتی ہیں جو تو سمجھتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک تازہ خطبہ میں فرمایا ہے:

"اب میں نوجوانوں کو خطاب کر کے انہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض منصبی اور قومی ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ کریں"

پس آپ کو اگر مفت بھی سینما دیکھنا میسر آوے تو آپ نہ دیکھیں۔ اسی میں آپ کی بہتری ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک اور خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں نے بار بار نوجوانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ کریں وہ ان باتوں کو نہ دیکھیں کہ فلاں قسم کی تعلیم حاصل کرنے سے انہیں فلاں محکمے میں ملازمت مل جائے گی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انہیں یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ انہیں کوئی ملازمت مل جائے گی" (الفضل مورخہ ۱۴ ۱۲/۵۲)

اب جو تعلیمی سال اختتام کے قریب ہے کالجوں اور سکولوں کے طلباء کو اپنی تمام تر توجہ اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ اپنی انفرادی اور قومی ذمہ واری کا احساس خاص طور پر کالجیٹ طلبہ میں ہونا لازم ہے وہ ملک اور قوم کے لئے مختلف پیشوں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں تبھی مفید وجود بن سکتے ہیں جبکہ وہ اپنا نصب العین بلند رکھیں اور دن رات محنت کر کے امتیازی کامیابیاں حاصل کریں

ناظر تعلیم و تربیت سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۳ء

بلند کرداری

۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء کی رات کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر مسٹر ٹرومین نے اپنے ملک کے عوام کو الوداع کہی اور اپنی الوداعی تقریر میں امریکہ کے لوگوں سے فرمایا کہ وہ

"صدر منتخب ڈرائٹ دی آئزن ہاور کی پوری طرح حمایت کریں۔ کیونکہ نئے صدر کو امریکہ کے ایک ایک شہری کی امداد کی ضرورت ہے

یہی نہیں صدر ٹرومین نے وضاحت کی۔ کہ

نئے صدر کا یوم افتتاح ہمارے جمہوری نظام کا ایک عظیم الشان مظاہرہ ہوگا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں بھی اس میں شریک ہونگا۔ میری دلی تمنا ہے کہ جنرل آئزن ہاور اپنے عہدہ پر متمکن ہوں تو تمام امکانی کامیابیاں ان کے قدم چومیں۔ میں خوش ہوں کہ یوم افتتاح کے موقعہ پر ساری دنیا کو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے گا کہ ہمارے امریکی نظام زندگی میں صدارت کے وسیع اختیارات میرے ہاتھوں سے کتنی سادگی۔ آسانی اور پُرامن طور پر ان کے ہاتھوں میں منتقل ہو جائینگے جمہوریت کا یہ بہترین کارنامہ ہے مجھے اس پر بڑا فخر ہے۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ آپ کو بھی۔"

یہ امریکہ والے ہیں جو پرلے درجہ کے ملحد اور کافر۔ اس میں تو کوئی شبہ کی گنجائش نہیں مگر ان شاندار الفاظ سے کون ہے جو متاثر نہیں ہوگا مسٹر ٹرومین مسٹر آئزن ہاور کی مخالف پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انتخابات کے دوران میں آپ نے مسٹر آئزن ہاور کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آپ نے اپنی پارٹی کے امیدوار کی حمایت کے لئے کونسا دقیقہ ہے جو اٹھا رکھا۔ مگر پھر بھی اس کے مقابلہ میں ناکام ہوئے۔ ایسی فاش ناکامی سے انسان کو جو صدمہ ہوسکتا ہے۔ مسٹر ٹرومین کو بھی ضرور ہوا ہوگا۔ مگر کیا یہ بلند کرداری کا نمونہ نہیں کہ آپ اتنی بڑی ناکامی کے صدمہ کو برداشت کرنے کے باوجود اپنے ذاتی صدمہ کو قومی مفاد کے پیش نظر کس طرح فراموش کر گئے ہیں اور کس مخلصانہ جذبہ کے ساتھ اپنے حریف کا خیر مقدم فرما رہے ہیں۔ ان الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ گویا آپ کو اپنی پارٹی کی ناکامی کا ذرا بھی صدمہ نہیں۔ آپ کے لفظ لفظ سے حب الوطنی کا راگ نکل رہا ہے۔ بے شک آپ ایک ملحدانہ اور کافرانہ نظام کے پرزے تھے۔ اور جس کی سفارش آپ فرما رہے ہیں۔ وہ بھی اسی ملحدانہ اور کافرانہ نظام کا ہی پرزہ بنے گا۔ مگر جو بلند کرداری ان کے ان شاندار الفاظ سے ہویدا ہو رہی ہے کاش آج کے مسلمان میں اس کا شمہ بھی ہوتا۔

ذرا مراکو سے لے کر انڈونیشیا تک نظر دوڑا جائیے۔ کیا پچھلی چند صدیوں میں ہم کو مسلمانوں میں کوئی ایسی ایک نظیر بھی ملتی ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں سامنے جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہی تماشہ ملاحظہ کیجئے۔ انڈونیشیا، مصر، ایران اور خود ہمارے ملک پاکستان میں کیا ہو رہا ہے مسلمان کے یہی تین چار بڑے بڑے آزاد کہلانے والے ملک ہیں نا۔ پاکستان میں ہی دیکھ لیجئے۔ کونسی گالی ہے جو وہ اخبارات جو مختلف سیاسی پارٹیوں کے ترجمان ہیں۔ ارباب حکومت کو نہیں دے رہے اور تو اور ہمارے علماء کرام نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنا رکھی ہے۔ اور ملک میں آئین پسندی کی روح تو بڑی چیز ہے باغیانہ روح پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ علمائے کرام ہیں جو خدا تعالےٰ کا حکم روز قرآن کریم میں پڑھتے ہیں الفتنۃ اشد من القتل۔ مگر فتنہ کی تائید کا کوئی موقعہ نہیں جانے دیتے۔ اور مودودی صاحب محمد علی جالندھری احسان احمد شجاع آبادی ایسے مسلمہ دشمنان پاکستان کو اپنا راہ نما بنائے ہوئے ہیں۔

خیر سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کی ہمیشہ ہی یہ حالت رہی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے ملحدانہ اور کافرانہ نظام کے چلانے والے جو بلند کردار آج دکھا رہے ہیں یہ تو ایک ادنےٰ نقل ہے اس عظیم الشان کردار اس آئین پسندی کا جو اسلام نے سکھایا ہے۔ اور جس کا نمونہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور مسلمانوں نے دکھایا۔ قرون اولےٰ کی تاریخ میں آپ کو ہزاروں لاکھوں مثالیں اس سے بھی عظیم الشان کردار کی ملتی ہیں۔

ہم یہاں صرف ایک ہی مثال پیش کرتے ہیں۔ اسلامی افواج کا سپہ سالار سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی خارا شگاف تلوار کے زور سے نت نئے جوہر دکھا رہے ہیں۔ آپ کی سپہ سالاری میں ملک پر ملک فتح ہو رہا ہے۔ کہ عین جنگ کے دوران میں آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان پہونچتا ہے "آپ کو معزول کیا جاتا ہے۔ اور آپ کی جگہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فوج کی کمان دی جاتی ہے۔ چارج ان کو دے دیں"

اگر آجکل کا کوئی مسلمان سپہ سالار ہوتا تو بغاوت سے کم کیا کرتا۔ مگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوراً حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو چارج دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح خود ایک معمولی سپاہی بن کر کام کرنا شروع کر دیتے ہیں

ذرا غور فرمایئے وہ زمانہ کوئی آج کی طرح امریکی یا برطانوی سخت قانونی جکڑ بندیوں کا زمانہ نہیں تھا۔ آج کسی ملک کا سپہ سالار ہزاروں قانونی زنجیروں اور نظامی ہتھکڑیوں میں بندھا ہوتا ہے۔ جب کوئی حکم ہیڈ کوارٹر سے آتا ہے۔ تو مجبوراً اسکو اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے اور اسکو ڈر ہوتا ہے۔ کہ قانون کی خلاف ورزی اسکو دوسرے جہان میں پہونچا دے گی۔ مگر جس زمانے میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ تھے۔ ایسا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ فوج ان پر جان چھڑکتی تھی۔ اگر وہ چاہتے۔ تو اپنی سی کر گزرتے۔ مگر نہیں وہ تو دنیا میں آئین پسندی کی بنیاد رکھنے آئے تھے۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے خلیفہ کے حکم کے سامنے فوراً سر جھکا دیا۔

آئین پسندی کی یہ تو نہایت عظیم الشان مثال ہے۔ اسلامی تاریخ میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ایسی ہزاروں لاکھوں مثالیں آپ کو مل جائیں گی۔ کہ جن کے سامنے صدر ٹرومین کا کردار ہیچ نظر آئے گا۔ مگر

آج جب ہم مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں تو صدر ٹرومین کا کردار کتنا بلند اور ان کے مندرجہ بالا الفاظ کتنے شاندار نظر آتے ہیں"۔

کیا ہمارے علمائے کرام غور فرمائیں گے کہ یہ ملحدانہ کافرانہ نظاموں کو چلانے والے آج آئین پسندی میں مسلمانوں سے کیوں آگے نظر آتے ہیں؟ ان کے الفاظ سے کیوں ایسا اخلاص ٹپکتا ہے۔ کہ جس سے زیادہ اخلاص مسلمانوں کے الفاظ سے ٹپکنا چاہیئے تھا؟ کیا اس کا یہ سبب نہیں ہے۔ کہ ہمارے علمائے کرام نے اپنا تعلیمی اور تربیتی کام تو چھوڑ دیا ہے۔ اور خود سیاسی ایچ پیچ کی بھول بھلیوں میں گم ہو کے رہ گئے ہیں؟ اور بجائے آئین پسندی کا نمونہ پیش کرنے کے فتنہ و فساد اور فرقہ پرستی کی راہ نمائی کر رہے ہیں۔

انسپکٹران تحریک جدید کا دورہ

جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انسپکٹران تحریک جدید کو حسب ذیل علاقوں میں بھجوایا گیا ہے۔ احباب ان سے پورا تعاون فرمائیں۔

(۱) چوہدری فضل حسین صاحب — لاہور، ضلع گوجرانوالہ و شیخوپورہ

(۲) مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ سیرالیون — اضلاع منٹگمری و ملتان

(۳) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ بلاد عربیہ — اضلاع راولپنڈی جہلم و صوبہ سرحد

(۴) چوہدری فیروز دین صاحب — تحصیل شکر گڑھ۔ نارووال و پسرور ضلع سیالکوٹ

(۵) مولوی امام دین صاحب — تحصیل سیالکوٹ و ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(خاکسار عبدالرشید قریشی)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عبدالستار جس کی عمر سولہ سترہ سال ہے۔ ستمبر سے گم ہے۔ اس کی والدہ اس کی جدائی میں بے حد بے قرار ہے۔ وہ جہاں کہیں ہو اپنی خیریت سے اطلاع دے۔ اور اگر کسی دوست کو اس کے متعلق پتہ ہو تو اس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

حکیم عبداللطیف شاہد مینجر دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

بائیبل کا تازہ ایڈیشن

ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات نکال دی گئیں

نئے عہد نامہ میں اہم تبدیلیاں

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور)

ایک گزشتہ اشاعت میں بائیبل کے تازہ ایڈیشن سے ہم آپ کو متعارف کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی ذکر ہو چکا ہے کہ انجیل مرقس اور لوقا کے آخر سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بیانات متن سے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ اس ایڈیشن میں بہت سی تبدیلیاں روا رکھی گئی ہیں۔ جو آیات نکالی گئی ہیں ان کے الفاظ اگر شمار کئے جائیں تو ایک ہزار سے بھی زائد ہوتے ہیں اسکے علاوہ کچھ آیات کے متعلق حاشیہ میں یہ نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بعض قدیم نسخوں یا بہت سے قدیم نسخوں میں نہیں ملتیں بعض عبارتوں کے متعلق جو کہ انجیل میں شامل نہیں ہیں۔ یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ یہ بھی قدیم نسخوں میں پائی جاتی ہیں۔ اہم تبدیلیاں مختلف عنوانوں کے تحت درج ذیل ہیں۔

الوہیت مسیح

(۱) رومیوں کے نام پولوس کے خط میں لکھا ہے۔

"مسیح ۔ ۔ ۔ ۔ جو سب کے اوپر

اور ابد تک خدائے محمود ہے۔" ۹/۵

تمام اردو انجیلوں میں یہ عبارت اسی طرح ملتی ہے بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں اس عبارت کو حاشیہ پر دے دیا گیا ہے۔ اور متن میں درستی کر دی گئی ہے۔ اب یہ آیت بایں الفاظ ہو گئی ہے۔

"خدا جو سب کے اوپر ہے ابد تک

بابرکت ہے۔"

پہلے اور دوسرے ترجمہ میں فرق ظاہر و باہر ہے۔ کیتھولک بائیبل میں بدستور پہلا ترجمہ پایا جاتا ہے۔

(۲) تمطاؤس ۱ ۳/۱۶ "خدا جسم میں ظاہر ہوا۔"

ابتدائی اردو تراجم میں اسی صورت میں ترجمہ کیا گیا۔ لیکن بعد میں یوں کر دیا گیا۔ کہ "وہ (مسیح) جو جسم میں ظاہر ہوا"

بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں آخر الذکر ترجمہ دیا گیا ہے۔ حاشیہ پر نوٹ دے دیا گیا ہے کہ بعض نسخوں میں "خدا جسم میں ظاہر ہوا" کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔

(۳) تمطاؤس ۲ ۲/۱۴

"یہ باتیں انہیں یاد دلا اور خداوند (مسیح) کے سامنے تاکید کر کہ لفظی تکرار نہ کریں"

اس عبارت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ اس آیت کے حاشیہ میں نوٹ دے دیا گیا ہے کہ بہت سے قدیم نسخوں میں (خداوند کی بجائے) خدا ہے۔

(۴) رومیوں ۱۶/۲ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم پر ہوتا رہے"۔

اس آیت پر یہ نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بہت سے قدیم نسخوں میں پائی نہیں جاتی۔

رومیوں ۱۶/۲۴ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہو"۔

یہ آیت الحاقی ہونے کے باعث نکال دی گئی ہے۔

(۵) پطرس ۲ ۱/۱ "ہمارے خدا اور منجی یسوع مسیح"

اس جگہ یہ نوٹ دے دیا گیا ہے کہ یہ ترجمہ بھی درست ہے کہ "ہمارے خدا اور (ہمارے) منجی یسوع مسیح" گویا خدا کی ضمیر مسیح کی طرف نہیں بلکہ خداوند باپ کی طرف پھرتی ہے۔

(۶) یہوداہ "خداوند نے ایک امت کو ملک مصر میں سے چھڑانے کے بعد انہیں ہلاک کیا جو ایمان نہ لائے"۔

اس آیت میں خداوند کی بجائے "اس نے" کر دیا گیا ہے۔ حاشیہ میں نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بعض قدیم نسخوں میں اس موقعہ پر "خدا" اور بعض میں "خداوند" اور بعض میں "مسیح" لکھا ہے:

(۷) لوقا ۲۴/۵۲ میں ذکر ہے کہ جب مسیح آسمان پر گئے تو حواریوں نے مسیح کو سجدہ کیا۔ یہ سب بیان نکال دیا گیا ہے۔

(۸) مرقس ۱۶/۲ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا ذکر ہے۔ یہ آیت ان بارہ آیات میں شامل ہے۔ جو انجیل مرقس کے آخر سے حذف کر دی گئی ہیں۔

(۹) رومیوں ۱۴/۱۰ "ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائینگے" (بائیبل اردو مرزاپور ۱۸۷۰ء و کیتھولک بائیبل)

دوسرے تراجم اور تازہ ایڈیشن میں خدا کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائیں گے لکھا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ حواریوں اور پولوس کی تحریرات اور خطوط میں جان بوجھ کر بعض ایسے الفاظ یا عبارتیں ملائی گئیں۔ جن سے الوہیت کے عقیدہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف نسخوں میں آپس میں اس بارہ میں اختلاف ہے۔ صحیح صورت یہی ہے۔ کہ الوہیت مسیح کے قائل نہ حواری تھے نہ پولوس رسول

تثلیث فی التوحید

بائیبل میں ایک ہی آیت تھی۔ جو کہ تثلیث فی التوحید کے عقیدہ کے ثبوت میں پیش کی جاتی تھی۔ یہ آیت یوحنا ۱ ۵/۷ میں بایں الفاظ درج تھی

"کیونکہ تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔"

یہ آیت الحاقی ہونے کے باعث کیتھولک بائیبل کے سوا بائیبل کے سب تراجم سے نکال دی گئی ہے۔ بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں بھی درج نہیں ہے

ابنیت مسیح

انجیل میں خدا کے بیٹے کی اصطلاح روحانی ولادت کے معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی یعنی بپتسمہ لیا۔ تو آسمان سے آواز آئی۔

"تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا"۔

ظاہر ہے کہ روحانی ولادت کے لحاظ سے آپکو خدا کا بیٹا کہا گیا۔

(۲) جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر لوگ ایمان لانا شروع ہوئے تو یوحنا حواری کہتے ہیں۔

"جتنوں نے اسے قبول کیا۔ اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے۔" (یوحنا ۱/۱۲-۱۳)

یہی روحانی ولادت کی اصطلاح بعد میں بگڑ کر عقیدہ ابنیت مسیح (اقنوم ثانی) کی شکل میں عیسائیوں میں رائج ہو گئی۔ ابتدائی موحدین نے جو کہ نذرین (ناصری) یا ابیونائٹ کہلاتے تھے اس عقیدہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان کے پاس جو عبرانی انجیل تھی اس میں صاف لکھا ہوا تھا کہ یحییٰ سے بپتسمہ لینے کے بعد خدا تعالے نے کہا۔ کہ

"تو میرا بیٹا ہے آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا"

اس سے وہ یہ استدلال کرتے تھے کہ یہ روحانی ولادت ہے۔ آپ کو چونکہ دنیا کی ہدایت کے لئے چنا گیا۔ اور آپ پر روح القدس کبوتر کی شکل میں نازل ہوا۔ جس سے مراد مسیحیت کے مقام پر مامور کرنا ہے۔ اس لئے چنندہ ہونے کے باعث آپ کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ نہ کہ ان معنوں میں کہ آپ واقعی خدا تعالے سے پیدا ہوئے تھے۔

مسٹر ایم۔ آر جیمس اپنی کتاب "دی اپاکرفل نیوٹسٹامنٹ" میں ابتدائی موحد فرقوں کی عبرانی انجیل کا اقتباس دینے کے بعد ان موحدین کا اسی اقتباس سے یہ استدلال درج کرتے ہیں (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۹-۱۰)

لیکن ہمارے ہاتھ میں جو اناجیل کے تراجم ہیں۔ ان میں بپتسمہ لینے کے بعد یہ فقرہ تو ملتا ہے کہ

"آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں" (لوقا ۳/۲۲)

لیکن اس کے بعد یہ ذکر نہیں ملتا کہ "آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا"

بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں لوقا ۳/۲۲ پر یہ نوٹ دیا گیا ہے۔ کہ کچھ قدیم نسخوں میں "آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا" کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ اگر یہ فقرہ بھی انجیلی بیان میں شامل کر لیا جائے۔ تو عبارت یوں ہو جائے گی۔

"جب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یسوع بپتسمہ پاکر دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا۔ اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اس پر نازل ہوا۔ اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔"

ظاہر ہے کہ ابنیت مسیح کی اصلیت اور حقیقت اسی ایک فقرہ میں مضمر ہے۔ جو کہ بعض قدیم نسخوں میں شامل ہے۔ لیکن رائج الوقت نسخوں میں شامل نہیں

کیا حضرت مسیح علیہ السلام کا پیغام عالمگیر تھا؟

حضرت مسیح ناصری "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" تھے آپ خود فرماتے ہیں:-

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"

اس کے برخلاف مرقس ۱۶/۱۶ میں لکھا ہے۔

"تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائیگا۔"

یہ آیت جو کہ عیسائیت کا سنگِ بنیاد ہے۔ ان بارہ آیات میں سے ہے۔ جو بائبل کے تازہ ایڈیشن میں مرقس کے آخری باب میں سے نکال دی گئی ہیں۔

یہاں یہ یاد رہے۔ کہ انجیل متی کے آخر میں بھی باپ بیٹا اور روح القدس کے نام پر سب قوموں کو بپتسمہ دینے کا ذکر ہے۔ یہ بیان بھی علمائے بائبل کے نزدیک الحاقی عنصر سے خالی نہیں۔ دیکھیں تفسیر بائبل میں متی ۲۸/۱۹ پر نوٹ ملاحظہ ہو۔

مطلقہ سے نکاح کا مسئلہ

متی ۱۹/۹ میں ہے۔

"جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے۔ وہ بھی زنا کرتا ہے۔"

یہ الفاظ چونکہ اس موقعہ پر مستند نسخوں میں نہیں ہیں۔ اس لئے انہیں حذف کر دیا گیا ہے۔

لیکن متی ۵/۳۲ میں یہی الفاظ آتے ہیں۔ وہاں یہ قائم ہیں۔

ایک بدکار عورت کی کہانی

انجیل یوحنا ۷/۵۳ آیت سے لے کر ۸/۱۱ تک ایک بدکار عورت کی کہانی بیان ہوئی ہے۔ جسے فقیہہ اور فریسی تورات کے فیصلہ کے مطابق سنگسار کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے یہ کہہ کر "جو تم میں سے بے گناہ ہو۔ وہی پہلے اس کے پتھر مارے۔" اسے شریعت کی سزا سے بچا لیا۔

اس کہانی کے متعلق یہ یقینی طور پر معلوم ہو چکا ہے۔ کہ یوحنا اس کا لکھنے والا نہیں چھٹی صدی سے پہلے کے کسی یونانی نسخہ انجیل میں یہ کہانی شامل نہیں۔ بارھویں صدی سے بیشتر کے کسی یونانی مفسر نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ چوتھی صدی کی بعض لاطینی بائبلوں میں یہ کہانی شامل ہے۔ لیکن لاطینی مفسرین اس کو مستند نہیں سمجھتے۔ ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کہانی کو صحیح ماننے کی صورت میں یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ یسوع مسیح نے بدکاری کو قابلِ سزا نہیں سمجھا۔

دسویں صدی کے بعد زیادہ تر یہ کہانی یونانی نسخوں میں ملتی ہے۔ لیکن نو مختلف صورتوں میں بیان ہوئی ہے اور چھ مختلف مقامات میں یہ کہانی درج ہے۔ بعض نسخوں میں یہ کہانی انجیل لوقا میں ملتی ہے۔ ڈاکٹر کول ویل کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے یہ کہانی ایک سریانی کتاب میں بیان ہوئی ہے۔ جو کہ انجیلی لٹریچر میں شامل نہیں اس کتاب سے یہ کہانی لے کر کسی لاطینی بائبل میں درج کی گئی۔ وہاں سے دوسرے نسخوں میں رائج ہو گئی۔

بائبل کے تازہ ایڈیشن میں اس کہانی پر مشتمل بارہ آیات کو متن سے نکال کر حاشیہ پر لکھ دیا گیا ہے۔ اور نیز اس میں یہ نوٹ دیا گیا ہے۔ کہ

"ہم نسخوں میں سے زیادہ تر میں یہ آیات شامل نہیں ہیں۔ نیز یا مختلف نسخوں میں یہ مختلف مقامات پر ملتی ہیں۔ بعض نسخوں میں انجیل یوحنا کے اس مقام پر۔ بعض میں انجیل یوحنا کے آخر میں۔ بعض میں لوقا ۲۱/۳۸ کے بعد۔"

عشائے ربانی کی رسم

لوقا ۲۲/۱۹، ۲۰ "پھر اس نے روٹی لی۔ اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر ان کو دی کہ یہ میرا بدن ہے۔"

اس کے بعد کی مندرجہ ذیل عبارت جو کہ رائج الوقت سب تراجم میں پائی جاتی ہے۔ الحاقی ہونے کے باعث بائبل کے تازہ ایڈیشن سے نکال دی گئی ہے۔

"جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری کے لئے یہی کرو۔ اور اسی طرح کھانے کے بعد پیالہ یہ کہہ کر دیا۔ کہ یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے۔ جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے۔"

چونکہ یہاں حکم ہے۔ کہ میری یادگار قائم رکھنے کے لئے عشائے ربانی کی رسم پر عمل کیا کرو۔ اس لئے یہ رسم عیسائیوں میں جاری ہو گئی۔ لیکن یہ آیات قدیم نسخوں میں پائی نہیں جاتیں۔ اس لئے نکال دی گئی ہیں۔ دراصل پولوس کے خط بنام کرنتھیوں ۱۱/۲۴ سے یہ الفاظ لے کر انجیل لوقا میں داخل کر دیئے گئے تھے۔ یہ بیان انجیل متی اور مرقس میں بھی ملتا ہے۔ مگر وہاں یہ نہیں لکھا۔ کہ میری یادگاری کے لئے اس رسم کو رائج کرو۔ یہ الفاظ صرف پولوس کے مذکورہ خط میں ملتے ہیں۔ جہاں سے لے کر انجیل میں شامل کئے گئے۔

روزانہ کی دعا میں تبدیلی

متی ۶/۱۰ تا ۱۳ میں وہ مشہور دعا آتی ہے۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

"کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین"

دعا کا یہ حصہ بائبل کے تازہ ایڈیشن سے نکال دیا گیا ہے۔ یہ بیان دراصل حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا مندرجہ تواریخ ۱ ۲۹/۱۱، ۱۲ سے لے کر کسی وقت متی کی انجیل میں درج کر دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی سکھائی ہوئی دعا کا حصہ نہیں۔ اس لئے مذکورہ آیت میں سے خارج کر دی گئی ہے

حیرت انگیز معجزات

مرقس ۱۶/۱۷، ۱۸ "اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ کہ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ انہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو اچھے ہو جائیں گے۔"

یہ حیرت انگیز معجزات پر مشتمل بیان ان بارہ آیات کا حصہ ہے۔ جو مرقس کے آخری باب سے نکال دی گئی ہیں۔

نشانِ زندگی

یوحنا حواری نے چشم دید گواہی دی ہے۔ کہ

"ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی (مسیح کی) پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہ نکلا" ۱۹/۳۴

مکتوب سکندریہ میں جو کہ ایک قدیم دستاویز ہے۔ یہ لکھا ہوا ہے کہ متی اور یوحنا حواری واقعات صلیب کے اصل حالات سے واقف تھے وہ جانتے تھے۔ کہ حضرت مسیح ناصری صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ اس مکتوب میں خون اور پانی بہنے کے بیان کو آپ کی زندگی کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے۔

(کروسی فکشن بائی این آئی وٹنس صفحہ ۸۰ و ۱۲۵)

حیرانگی کی بات ہے کہ یہ زبردست نشان حیات یوحنا تو پیش کرے۔ لیکن متی نظر انداز کر دے۔ متی کی انجیل میں یہ واقعہ درج نہیں۔ اب بائبل کے تازہ ایڈیشن میں متی ۲۷/۴۹ پر حاشیہ میں یہ نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بہت سے قدیم نسخوں میں متی کی انجیل میں بھی اس موقعہ پر پسلی چھیدنے اور خون اور پانی بہہ نکلنے کا بیان ملتا ہے۔

لوقا کے آخر میں نو الحاقی عبارتیں

(۱) واقعات صلیب کے بیان میں انجیل لوقا کے آخری دو ابواب میں سے مندرجہ ذیل آٹھ الحاقی عبارتیں نکال دی گئی ہیں۔

(۱) لوقا ۲۳/۱۷ ۔ اسے عید میں ضرور تھا۔ کہ کسی کو ان کی خاطر چھوڑ دے۔

(۲) لوقا ۲۴/۳ "خداوند یسوع کا"......

(۳) لوقا ۲۴/۶ وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے۔

(۴) " ۲۴/۱۲ اس پر پطرس اٹھ کر قبر تک دوڑا گیا اور جھک کر نظر کی۔ اور دیکھا کہ صرف کفن ہی کفن ہے۔ اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

(۵) لوقا ۲۴/۳۶ ۔ اور (مسیح) نے ان سے کہا تم پر سلامتی ہو۔

(۶) لوقا ۲۴/۴۰ ۔ یہ کہہ کر اس نے (مسیح نے) انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔

(۷) لوقا ۲۴/۵۱ ۔ اور (مسیح) آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۸) لوقا ۲۴/۵۲ ۔ (حواریوں نے مسیح کو) سجدہ کیا۔

(ب) لوقا ۲۳/۳۴ ۔ یسوع نے کہا۔ اے باپ ان کو معاف کر۔ کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔

اس آیت کے نیچے حاشیہ دیا گیا ہے۔ کہ یہ آیت بعض قدیم نسخوں میں پائی نہیں جاتی۔

یہ آٹھ یا نو الحاقات صاف ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ واقعات صلیب کے بیان میں اناجیل خاص طور پر تحریف و الحاق کا تختۂ مشق بنائی گئیں۔ (باقی دارد)

اپنے منافع فصل کی آمد سالانہ ترقی

اور

مختلف خوشی کی تقاریب پر خدا تعالیٰ کے حصہ کو یاد رکھیں

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے تعمیر مساجد کی تحریک میں حصہ لیں۔

(۱) **ملازمین احباب** کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) **زمیندار احباب** - جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) **مزارع** - جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) **بڑے تاجران** - مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجران - ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) **مستری۔ لوہار۔ مزدور** - دوست ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) **وکلاء ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان** - گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) **کنٹریکٹر صاحبان** - ایک سال کے ٹھیکوں کا جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا فرمائیں۔

(۸) **مختلف خوشی کی تقاریب پر** مثلاً نکاح پر شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

نوٹ:۔ تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں۔ کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

"عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ"

(۱)

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور مخلصین تحریکِ جدید کی تاروں اور خطوط کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ یوں تو تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ میں ابھی کچھ عرصہ باقی ہے۔ لیکن اپنے پیارے واجب الاطاعت امام کے اس ارشاد کی تعمیل کیلئے کہ وعدے جلد سے جلد بھجوا دیئے جائیں ہر مجاہد کی یہ کوشش ہے۔ کہ اُس کا وعدہ فوراً حضور کی خدمت میں پیش ہو جائے۔ ذیل میں مخلصین کے خطوط میں سے چند شائع کئے جا رہے ہیں دوست کوشش فرمائیں کہ اُن کے اور اُن کی جماعتوں کے وعدے اس صورت میں جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔ کہ جماعت کا ہر فرد تحریکِ جدید کے جہاد میں شامل ہو۔

(۲)

حضور کا اعلان ہوتے ہی میرا وعدہ نہ پہنچ سکا۔ اس کا سخت افسوس ہو رہا ہے

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔ تحریک جدید دفتر دوم سال نہم کے وعدے کی رقم اپنی۔ اہلیہ اور بچوں کی طرف سے روانہ کر دی ہے۔ میں نے حضور کی تحریک کرنے سے پہلے ہی منی آرڈر لکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے ڈاکخانہ بند ہو گیا۔ اور میرا وعدہ معہ رقم کے حضور کے ارشاد کے وقت نہ پہنچ سکا۔ مجھ کو سخت افسوس ہو رہا ہے۔ آج بذریعہ بیمہ رقم روانہ کر رہا ہوں۔

(چوہدری عنایت الرحمٰن ٹنڈو الہیار سندھ)

(۳)

میرے پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔

آج کے الفضل کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جمعہ تحریک جدید دفتر اول کے انیسویں اور دفتر دوم کے نویں سال کے آغاز کا اعلان فرما کر اپنے فدایانِ اسلام کو پھر موقعہ عطا فرمایا۔ کہ وہ اپنے پیارے دین کی خاطر مالی رنگ میں قربانی کر سکیں۔ میرے آقا آپ کا یہ ناچیز خادم جو درحقیقت آٹے میں نمک کی بھی وقعت نہیں رکھتا لبیک کہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ امسال تحریکِ جدید میں گذشتہ سال سے پچاس روپے کا اضافہ کر کے مبلغ -/-/۴۰۰ روپے کی ناچیز رقم جس قدر جلد ادا ہو سکے۔ ادا کر دوں گا انشاء اللہ العزیز۔

(حضور کا ادنیٰ غلام محمد اقبال)

وکیل المال تحریک جدید

ایک ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پروفیسر جامعہ احمدیہ کا عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر جو لیکچر ہوا۔ اس میں قلت وقت کی وجہ سے انہوں نے اپنے مضمون کا خاکہ پیش کر دیا تھا۔ جس سے احباب نے اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ وہ مضمون ایک محققانہ تھا جو قاضی صاحب موصوف نے تیار کیا ہے۔ اب وہ مضمون قاضی صاحب موصوف نے بتمام وکمال لکھ لیا ہے۔ اور وہ کتابی صورت میں شائع کئے جانے والا ہے۔ اس مضمون میں بعض جدید حوالجات کے علاوہ ختم نبوت کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں ایک سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اس میں اول بتایا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا غیر احمدی علماء سے ختم نبوت کے عقیدہ میں ان کے اپنے معنوں کے مآل کے لحاظ سے کوئی اصولی اختلاف نہیں۔ بلکہ صرف جزوی اور فروعی اختلاف ہے۔ جو مسیح موعود کی شخصیت کے بارہ میں ہے۔ کہ وہ آسمان سے آئے گا۔ یا امت میں سے پیدا ہوگا۔ پھر قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور بزرگانِ دین کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی بمعنی آخری شارع اور مستقل نبی ہیں۔ پھر حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ کے بیسیوں حوالوں سے امت کے اندر نبوت مطلقہ کے جاری ہونے کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ اور نبوت تشریعیہ کو ان کے قول کی رُو سے ایک عارضی وصف ثابت کیا گیا ہے۔ ایسے حوالجات پر دوسروں کی طرف سے جو اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کا تحقیقی جواب دیا گیا ہے۔ محدث اور نبی میں فرق دکھا کر حضرت محی الدین ابن عربی کے قول سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت محدثیت کے مقابلہ میں اختصاص رکھتی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے خاتم النبیین کے حقیقی معنی پیش کر کے ان معنی کی صحت وصداقت کو کتب لغت عربیہ کی رُو سے نہایت پُرلطف انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور خاتم النبیین اور خاتِم النبیین کی دونوں قراءتوں سے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ختم نبوت کے حقیقی معنوں کے لحاظ سے ان دونوں قراءتوں میں کوئی فرق نہیں۔ صرف لفظی بناوٹ کا فرق ہے۔ علاوہ ازیں ان دونوں قراءتوں کے مجازی معنوں پر روشنی ڈال کر اور حقیقی معنوں کی تائید حدیث نبویہ سے پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی اور کامل معنوں میں تاقیامت بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خاتم النبیین اس زمانہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی مانتی ہے نہ کہ احرار اور اُن کے ہمنوا۔ بالآخر خاتم کے جمع کی طرف مضاف ہونے پر مشتمل محاورات کی حقیقت پر نہایت محققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور ایک ایسا چیلنج پیش کیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں احرار اور اُن کے ہمنوا کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ بہرحال یہ لیکچر ان باطنی خوبیوں کے لحاظ سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔ اور موجودہ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک بہترین حربہ ہے۔ اس لیکچر کی اشاعت کے متعلق کئی احباب نے پُرزور تحریک کی ہے۔ یہ لیکچر دوسری کتب کے سائز پر سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ عام اشاعت کی غرض سے قیمت نہایت واجبی اور معمولی ہوگی۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اور غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے اس کی جتنی جتنی کاپیاں حاصل کرنا چاہیں۔ پتہ ذیل پر لکھ کر ریزرو کروا لیں۔ (قاضی عزیز احمد ناصر کوارٹر ۲۱ صدر انجمن احمدیہ محلہ دار الصدر ربوہ) (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

خط وکتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر جو نمبر چٹ پر ہوتا ہے، ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔ (منیجر الفضل)

مسلمانانِ پاکستان کے لئے

پہلی عظیم الشان بین الاسلامی جہازران کمپنی میں حصہ دار بننے کا آخری موقعہ

صرف ۲۵۰۰ اشخاص کو دس حصے فی شخص دئیے جائینگے

دی پین اسلامک اسٹیم شپ کمپنی لمیٹڈ

جس میں

جاری شدہ سرمایہ ------	ایک کروڑ روپیہ
ایک حصہ کی قیمت ------	ایک سو روپیہ

حکومت پاکستان، حکومت سعودی عرب۔ ریاست خیرپور اور دنیائے اسلام کے بہت سے سربرآوردہ اشخاص نے حصہ لیا ہے اور جبکہ مذکورہ حکومتوں کی مکمل سرپرستی کا شرف حاصل ہے

کمپنی کا بیڑہ

سفینۂ ملت	۸۳۰۰ ٹن	حاجیوں کا جہاز
سفینۂ مراد	۸۰۱۰ ٹن	حاجیوں کا جہاز
سفینۂ عرب	۸۷۰۰ ٹن	حاجیوں کا جہاز
سفینۂ طارق	۴۹۰۰ ٹن	باربردار جہاز

چند اہم حقائق

مئی ۱۹۵۱ء سے دسمبر تک کمپنی کی کل آمدنی	۴۶ لاکھ روپیہ
جنوری ۱۹۵۲ء سے آج تک کی کل آمدنی	۵۸ لاکھ روپیہ

چونکہ

اب صرف قلیل رقم کے حصے جاری کرنے باقی رہ گئے ہیں اور دوسرے ممالک سے ان حصص کی مانگ بہت زیادہ آرہی ہے:۔

لہٰذا یہ طے کیا گیا ہے کہ

مسلم ممالک کی درخواستوں پر فیصلہ کرنے سے قبل ایسے پاکستانی اشخاص کو حصص خریدنے کا موقعہ دیا جائے۔ جو دس دس حصص کی شکل میں ۳۰ جنوری ۱۹۵۳ء کو اپنی درخواستیں متصل فارم پر ۲۵۰ روپیہ کے ساتھ کمپنی کے دفتر بھیجدیں ------ یا

(۱) نیشنل بینک آف پاکستان
(۲) گرنڈلے بینک لمیٹڈ
(۳) مسلم کمرشیل بینک لمیٹڈ
(۴) آسٹریلیشیا بینک

کے کسی دفتر میں جمع کرا دیں

جناب ڈائرکٹر صاحبان دی پین اسلامک اسٹیم شپ کمپنی لمیٹڈ کراچی

میں پین اسلامک اسٹیم شپ کمپنی لمیٹڈ کے دس حصص خریدنا چاہتا ہوں جن کی کل قیمت فی حصہ ایک سو روپیہ ہے۔ اس درخواست کے ہمراہ ۲۵۰/- روپے بصورت ڈرافٹ یا چیک یا بینک میں جمع کی رسید بھیج رہا ہوں جو فی حصہ پچیس روپیہ کے حساب سے کافی ہوتا ہے بقایا رقم پچھتر روپیہ فی حصہ آپ کے الاٹمنٹ کال کے مطابق جمع کر دیا جائے گا۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے۔ کہ کمپنی کی دفعات اور تفصیلات کی شرائط کے مطابق حصص کی مجموعی تعداد کی منظوری میرے نام کر دیں جو کہ مجھے منظور ہوگا۔

نام .... (ولدیت اور صاف طور پر لکھا جائے گا)

پیشہ .... مکمل پتہ ....

تاریخ ....

دستخط ....

دی پین اسلامک اسٹیم شپ کمپنی

ادریس چیمبرس
۱۴- وڈ اسٹریٹ

کراچی

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتا ہو یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

ایک وقت آئے گا جب روس میں انقلاب برپا ہوگا

صدر ٹرومین کی الوداعی تقریر

۱۶ جنوری کی رات کو صدر ٹرومین نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے عوام کو الوداع کہی۔ آپ نے وائٹ ہاؤس سے اپنی الوداعی تقریر کی جس کو امریکہ کے تمام بڑے بڑے ریڈیائی اور ٹیلیویژن نظاموں نے نشر کیا صدر ٹرومین نے کہا۔ "نئے صدر کا یوم افتتاح ہمارے جمہوری نظام کا ایک عظیم الشان مظاہرہ ہوگا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں بھی اس میں شریک ہوں گا۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ جب جنرل آئزن ہاور اپنے عہدے پر متمکن ہوں۔ تو تمام امکانی کامیابیاں ان کے قدم چومیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ یوم افتتاح کے موقع پر ساری دنیا کو یہ دیکھنے کا موقع ملے گا۔ کہ ہمارے امریکی نظام زندگی میں صدارت کے وسیع اختیارات میرے ہاتھوں سے کتنی سادگی۔ آسانی اور پرامن طور پر ان کے ہاتھوں میں منتقل ہو جائیں گے۔ جمہوریت کا یہ بہترین کارنامہ ہے۔ مجھے اس پر بڑا فخر ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کو بھی

آج رات آپ سے خطاب کرتے ہوئے مجھے کوئی انکشاف نہیں کرنا ہے۔ نہ مجھے کوئی سیاسی بیان یا پالیسی ہی کے بارے میں کوئی اعلان کرنا ہے۔ میرے دل میں بعض باتیں ہیں۔ جو آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو خدا حافظ کہنا چاہتا ہوں۔ اور آپ کی امداد کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اور آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جب سے میں آپ کا صدر بنا ہوں۔ دنیا میں کیا ہوا ہے۔

میرا خیال ہے کہ میرا عہد صدارت تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اسی زمانے میں سرد جنگ نے ہماری زندگی پر چھانا شروع کیا۔ شاید مشکل ہی سے کوئی دن ایسا گذرا ہو۔ جو اس جدوجہد سے خالی گیا ہو۔ یہ جدوجہد آزادی کے شیدائیوں اور ان لوگوں کے مابین ایک تنازعہ ہے۔ جو دنیا کو پھر غلامی اور ظلمت کی جانب لے جانا چاہتے ہیں۔ اس سرد جنگ اس جدوجہد اور اس تنازعہ کے پس منظر میں ہمیشہ ایٹم بم رہا ہے۔

امن کی پالیسی:۔ "لیکن جب تاریخ یہ کہتی ہے۔ کہ اس نے میرے عہد صدارت میں سرد جنگ کا آغاز ہوتے دیکھا۔ تو وہ یہ بھی کہے گی۔ کہ انہی آٹھ سالوں میں ہم نے ایسا طریقہ اختیار کیا۔ جو اس پر فتح پا سکتا ہے۔ ہم امن حاصل کرنے کے لئے نئی پالیسیاں عالمی قیادت کی ایسی مثبت پالیسیاں مرتب کرنے میں کامیاب رہے۔ جو دنیا کے دوسرے آزاد ملکوں کے عوام پر اعتماد اور یقین کا اظہار کرتی ہیں۔

اس وقت سے لے کر اب تک ہم تیسری عالمگیر جنگ سے دامن بچاتے رہے ہیں۔ اور ہم ایسے حالات پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جو اس جنگ کو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے سے اسی حد تک روک سکتی ہے۔ جہاں تک کہ انسان کی دوربین نگاہیں کام کر سکتی ہیں۔ یہ عظیم الشان اور تاریخی کامیابیاں ہیں۔ جن پر ہم سب فخر کر سکتے ہیں۔ ذرا اس فرق پر تو غور کیجئے جو ہمارے آج کے راستے اور بیس سال پیشتر کے راستے میں موجود ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد ہم عالمی معاملات سے کنارہ کش ہو گئے ہم جارحیت کے خلاف دوسرے ملکوں سے مل کر کام کرنے میں ناکام رہے۔ ہم نے جمعیت اقوام کو قتل کرنے میں مدد دی۔ اور ہم نے ٹیرف کی رکاوٹیں کھڑی کیں۔ جنہوں نے عالمی تجارت کا گلا گھونٹ ڈالا۔ اس دفعہ ہم نے یہ غلطیاں نہیں کیں۔ ہم نے اقوام متحدہ کے قیام اور اسکی برقراری میں مدد دی۔ ہم نے دوستی کی راہ استوار کی۔ ہم نے دوسرے ملکوں سے اتحاد کے معاہدے کئے۔ جس میں آزاد دنیا کا بیشتر حصہ شامل ہے۔ ہم نے دوسرے آزاد ملکوں کو ان کی معیشتوں کی تعمیر اور اپنے آپ کو۔ ساری آزاد دنیا کو ایک صحتمند عالمی تجارت کے رشتے میں منسلک کرنے میں مدد دی ہے۔

جارحانہ حملوں کا مقابلہ:۔ ہم نے جو اقدامات کئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم وہ ہے۔ جو ہم نے کوریا میں اختیار کیا۔ جون ۱۹۵۰ء میں میں اپنے آبائی قصبے انڈیپنڈنس (ریاست سوری) میں تھا کہ مجھے وزیر خارجہ ایچی سن نے بذریعہ تار کوریا میں اشتراکی حملے کے متعلق اطلاع دی۔ میں نے وزیر خارجہ سے کہا۔ کہ فوراً ہی یہ معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کر دیں۔ اور میں فوراً ہی واشنگٹن آ گیا۔

ایٹم بم:۔ ہم آٹھ سالہ ایٹمی دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ صرف ہماری ہی وہ واحد قوم نہیں ہے۔ جو ایٹمی توانائی کو ترقی دے رہی ہے۔ تیسری عالمگیر جنگ نہ صرف ہمارے اشتراکی مخالفوں کی قبر کھود دیگی۔ بلکہ ہمارے معاشرے کو بھی اشتراکی دنیا کی تباہی کے ساتھ ساتھ ہماری دنیا بھی تباہ ہو جائے گی۔

وسیع پیمانے پر ایٹمی جنگ شروع کرنا ہر ذی عقل انسان کے لئے ناقابل اعتناء ہے۔ ایسی صورت میں آپ ہی سے کچھ لوگ یہ دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ سرد جنگ کب اور کس طرح ختم ہوگی؟ میرا خیال ہے کہ میں سیدھے سادے الفاظ میں اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ اشتراکی دنیا کے ذرائع بہت زیادہ ہیں اور وہ طاقتور نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے معاشرے کی دیواروں میں تباہ کن دراڑیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کے نظام کی بنیادیں خدا کی ہستی سے انکار پر رکھی گئی ہیں۔

ان کا نظام غلامی کا نظام ہے۔ اس نظام میں کوئی آزادی نہیں ہے۔ آہنی پردے۔ خفیہ پولیس۔ مسلسل تطہیری مہمات۔ یہ تمام اس نظام کی ایک بہت بڑی بنیادی کمزوری کی علامتیں ہیں۔ یہ کمزوری ہے۔ حاکموں کا اپنے ہی لوگوں سے خوف زدہ رہنا۔

مستقبل میں ہمارے آزاد معاشرے۔ ہمارے نظریات کی طاقت ایسے نظام پر چھا جائیگی۔ جو نہ تو خدا کا احترام کرتا ہے۔ نہ انسان کا۔

آزاد دنیا کی طاقت جوں جوں بڑھتی جائے گی۔ اس کے اتحاد میں جوں جوں اضافہ ہوتا جائے گا۔ وہ آہنی پردے کے دونوں جانب کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گی اور جب آسانی کے ساتھ توسیع شہنشاہیت سے متعلق سوویٹ یونین کی توقعات منقطع ہو جائیں گی۔ تو ایک ایسا وقت آئیگا۔ جب کہ سوویٹ یونین میں تبدیلی رونما ہو گی۔ کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کب ہوگا اور کیسے ہوگا۔ آیا انقلاب کے ذریعے ایسا ہوگا یا روس کے طفیلی ملکوں میں گڑبڑ کے ذریعے یا کریملن میں تبدیلی کے ذریعے۔

ایٹم نئے دور کی نوید ہے:۔ صدر ٹرومین نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "خواہ یہ تبدیلی اشتراکی حاکموں کی اپنی آزاد قوت ارادی کی پالیسی میں تبدیلی سے ہو یا کسی اور طریقے سے مجھے اس میں شک و شبہ نظر نہیں آتا کہ تبدیلی ضرور ہوگی مجھے دنیا کے آزاد افراد کی قسمت میں گہرا اور دوامی اعتماد ہے۔ صبر و استقلال اور جرأت کے ساتھ ہم ایک نہ ایک دن ایک نئے دور کی جانب گامزن ہوں گے۔ ایک نہایت عمدہ عہد زریں کی طرف ایک ایسے دور کی جانب جس میں ہم ان پرامن آلات کو استعمال کر سکتے ہیں جو سائنس نے روئے زمین پر کہیں افلاس اور انسانی مصائب کا خاتمہ کرنے کے لئے وضع کئے ہیں۔

"ذرا تصور کیجئے اگر ہمارے سرمائے ہمارے ماہروں، ہماری سائنس، اور ہماری بیشتر ایٹمی توانائی کو اگر ایک دفعہ دفاعی کاموں سے فراغت ملی اور انہیں دنیا بھر میں پرامن ذرائع کے لئے وقف کر دیا گیا تو کتنے عظیم الشان کام سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔

"وادی دجلہ اور فرات کو پھر ویسا ہی زرخیز بنایا جا سکتا ہے۔ جیسی کہ وہ بابل و نینوا کے ادوار میں تھی۔ . . . .

. . . .

. . . . حبشہ میں ایک سطح مرتفع ہے جو سطح سمندر سے چھ سے آٹھ ہزار فیٹ تک بلند ہے۔ اس ۶۵ ہزار مربع میل رقبے کی زمین بالکل ایسی ہی ہے جیسی کہ ریاست النیوائے کے شمالی علاقے کی ہے یہاں اتنا غلہ پیدا کیا جا سکتا ہے جو دس کروڑ افراد کی خوراک کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ جنوبی افریقہ، کولمبیا، وینزویلا اور برازیل میں حبشہ جیسے علاقے ہیں۔ جہاں لکھوکھا افراد کے لئے خوراک پیدا کی جا سکتی ہے۔

"یہ سب کچھ ہو سکتا ہے اور یہ منصوبے ایسے ہیں کہ ان پر جو سرمایہ اور محنت لگے گی۔ وہ انسان کو خود بخود واپس مل جائے گی۔ اگر ہمیں اقوام متحدہ کے تحت دنیا میں امن و سلامتی میسر آ جائے۔ تو یہ ترقیاں اتنی تیزی سے عمل میں آئیں گی کہ ہم اس دنیا کو پہچان بھی نہ سکیں گے۔ جس میں آج زندگی بسر کر رہے ہیں۔

"یہ ہمارا خواب مستقبل ہے۔ ایک ایسی دنیا کی تصویر ہے جس کی ہم اشتراکی خطرات پر قابو پانے کے بعد توقع رکھتے ہیں۔ مجھے آزاد لوگوں کی قسمت میں گہرا اور دوامی اعتماد ہے۔ صبر و تحمل اور جرأت و استقلال کے ساتھ ایک نہ ایک دن ہم ایک نئے دور کی جانب گامزن ہوں گے۔ ایک بہترین عہد زریں۔ کی جانب بڑھیں گے۔ ایک ایسے دور کی طرف قدم اٹھائیں گے۔ جس میں ہم ان پرامن آلات کو استعمال کر سکتے ہیں جو سائنس نے دنیا کے ہر ملک میں، دنیا کے ہر حصے میں افلاس اور انسانی مصائب کو دور کرنے کے لئے . . . . ہمارے لئے وضع کئے ہیں"۔ (ی۔س۔ا۔س)

جاپان کا ایٹمی پلانٹ مکمل ہوگیا

ٹوکیو ۱۹ جنوری۔ جنگ کے بعد ٹوکیو سائنس انسٹی ٹیوٹ میں جاپان کا پہلا سائیکلوٹرون ایٹمی تحقیق و تدوین جاری کرنے کے لئے مکمل ہو چکا ہے اس کا وزن صرف ۲۰ ٹن ہے۔ مگر امریکہ کے خفیہ مشوروں سے ایسے نہایت جدید ترین ٹکنیک سے تیار کیا گیا ہے۔ اسی ماہ اس میں ایسی ٹوپس کی تیاری شروع کر دی جائے گی۔ آج سے ٹھیک سات برس قبل ٹوکیو یونیورسٹی میں ایسے دو سائیکلوٹرون قابض فوجی حکام نے تلف کرا دیئے تھے!

(اسٹار)